الدرس الثالث عشر
تیرھواں درس

الإيمان باليوم الآخر
آخرت کے دن پر ایمان

اللہ اور اس کے رسول {صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ} نے موت کے بعد پیش آنے والے جن امور کی خبر دی ہے ان سب پر ایمان رکھنا، جیسے: قبر کا فتنہ، اور عذابِ قبر اور اس کی نعمتیں، اور قیامت کے دن پیش آنے والی ہولناکیاں، سختیاں، پل صراط، میزان، حساب وبدلہ، نامہ اعمال کا کھولا جانا اور لوگوں کے درمیان ان کی تقسیم، کوئی اپنا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں لے گا تو کوئی پیٹھ پیچھے سے بائیں ہاتھ میں لے گا۔ اسی طرح نبی کریم محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو دیا جانے والا حوض، اور جیسے حدیث میں آیا ہے کہ ہر نبی کو ایک حوض دیا جائے گا اس پر ایمان رکھنا۔ اس میں یہ بھی شامل ہے کہ جنت و جہنم، مومنین کو اپنے رب کا دیدار، ان کا اپنے رب سے بات کرنا، وغیرہ وہ سب امور جن کا ذکر قرآن کریم اور رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی صحیح حدیثوں میں آیا ہے، ان سب پر ایمان رکھنا اور ان کی تصدیق اسی طریق پر کرنا واجب ہے جیسے اللہ اور اس کے رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بیان فرمایا ہے۔

الإيمان بالقضاء والقدر
تقدیر پر ایمان

یہ ایمان چار چیزوں پر مشتمل ہے:

۱- بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ جو کچھ ہو چکا اور ہونے والا ہے سب کچھ جانتا ہے، اور اپنے بندوں کے حالات کو، ان کے روزی، ان کی موت اور ان کے اعمال اور ان کے دیگر سب امور کو جانتا ہے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے، جیسے اللہ کا فرمان ہے: ﴿ إِنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴾ ﴿ التوبة:١١٥ ﴾ "بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے"۔

۲- اللہ نے جو کچھ مقدر کیا اور جو فیصلہ کیا اسے لکھ رکھا ہے۔ جیسے اس کا فرمان ہے: ﴿ وَكُلَّ شَيْءٍ أحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ ﴾ [يس:١٢]. "ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں ضبط کر رکھا ہے"۔

۳- اس کے نافذ ہونے والی مشیت پر ایمان رکھنا یعنی جو اس نے چاہا وہی ہو گا جو اس نے نہیں چاہا وہ نہیں ہو گا۔ اللہ کا فرمان ہے: ﴿ كَذَلِكَ اللهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ﴾ [آل عمران:٤٠] "اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہے کرتا ہے"۔

۴- جو اس نے مقدر کر رکھا ہے اسے اس کے واقع ہونے سے پہلے پیدا کیا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَاللهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ﴾ [الصَّافات:٩٦] "حالانکہ تمہیں اور تمہاری بنائی ہوئی چیزوں {تمہارے کئے ہوے عمل} کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے"۔

ایک وضاحت ضروری ہے کہ گناہ کر کے تقدیر کو حجت بنانا خطرناک گناہ ہے، اللہ کی اطاعت سے فرار اور اپنے آپ کو دھوکہ میں ڈالنا ہے۔ جس طرح ہم کھانے پینے، راستہ پر چلنے میں اچھے کو اختیار کرتے، جس میں نقصان ہے اسے چھوڑتے ہیں ٹھیک اسی طرح جنت کا راستہ اپنانا، جہنم کا راستہ چھوڑنا ضری ہے جس کا اختیار اللہ نے ہمیں دیا ہے۔